REGD No. L. 5254 — 193

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ نبوت ۱۳۳۵ ہش | ۲۷ نومبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے پیغامِ ہمدردی پر جمہوریہ مصر کے صدر جمال عبدالناصر کی طرف سے پُرخلوص شکریہ کا اظہار

"آپ کے پیغام سے میں گہرے طور پر متاثر ہوا ہوں میری طرف سے پُرخلوص شکریہ قبول فرمائیں"

جماعت ہائے انڈونیشیا کے صدر جناب راڈین ہدایت صاحب جاکرتہ سے مطلع فرماتے ہیں کہ مصر پر برطانیہ فرانس اور اسرائیل کے جارحانہ حملہ کے معاً بعد جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے جمہوریہ مصر کے صدر جناب جمال عبدالناصر کے نام ہمدردی اور دعا کا ایک پیغام ارسال کیا تھا۔ جس میں اِن طاقتوں کے جارحانہ حملہ کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کے علاوہ اہلِ مصر کے ساتھ گہری ہمدردی ظاہر کی گئی تھی۔ اور دعا کی گئی تھی کہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے میں اہل مصر جو سر توڑ جدوجہد کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ اس میں انہیں کامیاب فرمائے اور اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے۔ نیز انڈونیشیا کے تمام مسلمان بھائیوں سے استدعا کی گئی تھی کہ وہ بھی مصر کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ تار میں مزید لکھا گیا تھا کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر روئے زمین کے مسلمان پورے خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرینگے تو اللہ تعالیٰ ان حملہ آور اقوام یعنی انگریزوں۔ یہودیوں اور فرانسیسیوں پر عذاب نازل کرے گا۔ نیز انڈونیشیا کی حکومت سے پُرزور درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ اہل مصر کی امداد کرنے کے لئے بروقت اور فوری قدم اٹھائے۔ بالخصوص اس لئے بھی ہم پلہ اسلامی ملک کی امداد کرنا ضروری اور لازمی ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جمہوریہ انڈونیشیا کے قیام پر سب سے پہلے مصر نے ہی ہماری مملکت کو تسلیم کیا تھا۔ اور انڈونیشیا کی جدوجہد آزادی میں مصر نے ہمیں ہر قسم کی اخلاقی اور مادی امداد بہم پہنچائی تھی۔ تار کے آخر میں مزید لکھا گیا تھا کہ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کی خود ہی حفاظت فرمائے۔ اور اہلِ مصر کے دلوں کو مضبوط اور طاقتور کرے آمین

(منجانب عہدیداران اعلیٰ جماعت احمدیہ انڈونیشیا بذریعہ راڈین ہدایت صدر)

ہمدردی اور دعا کے اس مخلصانہ پیغام کے جواب میں جمہوریہ مصر کے صدر جناب جمال عبدالناصر کی طرف سے حسب ذیل برقی پیغام موصول ہوا۔

"جناب راڈین ہدایت صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا!
آپ کے مشفقانہ پیغام نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے میری طرف سے دلی اور پُرخلوص شکریہ قبول فرمائیں۔
جمال عبدالناصر"

احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ موجودہ نازک وقت میں اہلِ مصر کی مدد فرمائے۔ اور انہیں اپنی عظیم جدوجہد میں کامیاب و کامران کرے آمین (وکالت تبشیر)

مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ کی طرف سے "نوائے پاکستان" کے ایک افترا کی تردید

لیگوس (مغربی افریقہ) ۲۴ نومبر۔ مغربی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم جناب نسیم سیفی صاحب نے نوائے پاکستان کی اس خبر کی کہ گولڈ کوسٹ کی احمدیہ جماعت میں خلافت کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے اور ایک دوسرے کے خلاف مقدمہ بازی تک نوبت پہنچ چکی ہے پُرزور تردید کرتے ہوئے اسے سراسر کذب و افترا پر مبنی قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں ان کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"نوائے پاکستان لاہور کی یہ خبر جس میں خلافت سے متعلق گولڈ کوسٹ کی جماعت میں اختلاف رونما ہونے اور عدالتی مقدموں کا ذکر کیا گیا ہے سراسر کذب و افترا پر مبنی ہے۔ مغربی افریقہ کا رئیس التبلیغ ہونے کی حیثیت سے میں نے بارہا گولڈ کوسٹ کا دورہ کیا ہے اور وہاں کے احمدیوں کو میں نے ایمانی اور اعتقادی لحاظ سے ہمیشہ ہی مضبوط اور پوری طرح متحد پایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ ان کی مثالی محبت و عقیدت اور وفاداری میں کوئی چیز بھی خلل انداز نہیں ہو سکتی۔ خلافت کے ذریعہ جماعتی اتحاد پر انہیں غیر متزلزل ایمان حاصل ہے۔ وہ سب منافقین کی سرگرمیوں کی پُرزور مذمت کرتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے ہر آن دعاگو ہیں۔"

(رئیس التبلیغ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ نومبر ۵۶ء

جہاد و قتال کا جواز

لاہور سے شائع ہونے والے ایک ماہنامہ کی ایک حالیہ اشاعت میں ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :۔

"کسی ملک میں مسلمان اس قسم کے حالات سے دوچار ہوں۔ جو مکی زندگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ کو پیش آئے تھے۔ تو مکی دور کی تعلیم صبر و تحمل پر عمل کیا جائے گا۔ نہ کہ مدنی دور کی تعلیم جہاد و قتال پر حالانکہ بیشتر مفسرین نے احکام قتال سے مکی دور کی ان آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس حالت میں مسلمان ان بہت سے احکام و قوانین کی پابندی سے معاف رکھے جائیں گے۔ جو مدنی دور میں نازل ہوئے۔ اور جن پر عملدرآمد اسلامی حکومت کی موجودگی کے بغیر نہیں ہو سکتا"

اس کا مطلب چند الفاظ میں یہ ہے۔ کہ جب اسلامی حکومت نہ ہو۔ تو مسلمانوں کی مکی زندگی کی طرح صبر و تحمل کرنا چاہیئے۔ اور جہاد و قتال کے احکام ساکت رکھے جائیں۔ لیکن جب اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ تو مسلمانوں کو مخصوص مدنی احکامات یعنی جہاد و قتال پر عمل کرنا چاہیئے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ اسلام کے بعض احکام ایسے ہیں۔ جن پر پورا عمل اسلامی حکومت ہی میں ہو سکتا ہے۔ مثلاً زانی اور زانیہ کی سزا وغیرہ۔ کیونکہ مسلمان ایک ایسی حکومت کے زیر سایہ رہتے ہوئے جس کا قانون ان احکام کے خلاف ہو۔ ان پر عمل نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ صبر و تحمل اور جہاد و قتال کے احکام کے پیش نظر مکی اور مدنی زندگی میں جو فرق کیا گیا ہے۔ وہ سراسر غلط طریق فکر کا مرہون ہے۔ صبر و تحمل اور جہاد و قتال کے لحاظ سے مکی اور مدنی زندگی کے اسلامی احکام میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ فرق اعتراض کی صورت میں بعض مغربی مستشرقین اور متعصب عیسائی پادریوں نے پیدا کیا ہے۔ جس کا ملخص یہی ہے کہ جب تک تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ میں رہے۔ ان کی تعلیم نرمی اور رواداری پر مبنی تھی۔ لیکن جب آپ کو مکہ میں فوجی قوت حاصل ہو گئی۔ تو آپؐ نے "نعوذ باللہ" جبر و اکراہ کا رویہ اختیار کر لیا۔ اور اسلام کو تلوار کے ذریعہ پھیلانے میں مصروف ہو گئے۔

حاشا و کلاّ معترضین کا یہ قیاس سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔ محض تاریخی واقعات کی ترتیب و سلسلہ نے انہیں اس غلط فہمی میں ڈالا ہے۔ اور انہوں نے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بظاہر ایک نہایت قوی اعتراض کی صورت میں ڈھال لیا ہے۔ اور اسلام کے خلاف اس کو جی بھر کر استعمال کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ صبر و تحمل اور جہاد و قتال کے احکام کا مکی اور مدنی زندگی سے بلحاظ فقدان حکومت یا حکومت کے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کریم سے جہاد و قتال کے جواز کی جو وجوہات معلوم ہوتی ہیں۔ وہ قرآن کریم کی آیۂ ذیل سے جو متفقہ طور پر جہاد و قتال کے متعلق سب سے پہلی آیہ کریمہ مانی گئی ہے۔ صاف صاف معلوم ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ ن الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوٰت و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ط و لینصرن اللہ من ینصرہ۔ ان اللہ لقوی عزیز۔ (سورہ حج)

ترجمہ :۔ جن سے لڑائی کی جاتی ہے۔ (یعنی مسلمان) انہیں بھی (لڑائی کی) اس لئے اجازت دی گئی ہے۔ کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔ وہ (مسلمان) جنہیں ان کے وطنوں سے بغیر حق کے نکالا گیا ہے۔ مگر (ان کا قصور صرف یہ تھا) کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کو بعض لوگوں کے ذریعہ دفع نہ کرے۔ تو صومعے راہب خانے نصاریٰ اور یہود کی عبادت گاہیں اور مساجد جن میں اللہ تعالےٰ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے۔ گرا دیئے جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جو لوگ اس کی مدد کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ قوی اور غالب آنے والا ہے۔ ☆

☆ ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ صبر و تحمل اس لئے نہیں تھا۔ کہ مکہ میں مسلمانوں کی حکومت نہیں تھی۔ بلکہ بعد میں جہاد و قتال کی اصل وجہ یہ تھی کہ کفار نے مسلمانوں پر ظلم کی انتہا کر دی تھی۔ اگرچہ مسلمانوں نے الٰہی حکم کے ماتحت بڑے صبر و تحمل سے کام لیا۔ یہاں تک کہ اپنے وطنوں کو بھی چھوڑ دیا۔ مگر جب کفار نے مدینہ میں بھی چین نہ لینے دیا۔ اور مخالفین نے اسلام کو سرے سے مٹانے کے لئے سعی و کوشش میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بھی محض دفاع میں تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔

پھر پہلے مقابلہ "جنگ بدر" کو دیکھا جائے۔ تو یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ جہاں تک مادی طاقت کا سوال ہے۔ اس مقابلہ میں بھی مسلمان نہایت کمزور تھے۔ نہ صرف تعداد میں بلکہ جنگی ساز و سامان کے لحاظ سے بھی حملہ آور قریش کے مقابلہ میں اتنے کمزور تھے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے کوئی دنیاوی ماہر جنگ افسر ہوتا۔ تو میدان میں نکلنے کی کبھی جرأت نہ کرتا۔

اسلام میں جہاد و قتال کا جواز سوائے دفاع کے قطعاً نہیں ہے۔ اور جو لوگ اس کے لئے صرف دیگر وجوہات مثلاً طاقت و حکومت بیان کرتے ہیں۔ وہ صحیح اسلامی اصول پیش نہیں کرتے۔ بلکہ محض اپنا قیاس پیش کرتے ہیں۔ جو یقیناً صحیح نہیں۔ البتہ یہ درست ہے۔ کہ بعض اسلامی معاشرتی احکام کا نفاذ سوائے اسلامی حکومت کے ممکن نہیں۔ ایسی صورت میں ضرور صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ آئینی اور پُرامن طریقوں سے ایسے اسلامی احکام کے نفاذ کے لئے بھی جد و جہد کرے۔ کیونکہ اسلام فساد کو قتل سے زیادہ شدید سمجھتا ہے۔ صبر و تحمل کا اسلامی اصول مکی زندگی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ مدنی زندگی میں بھی ہزاروں واقعات ایسے موجود ہیں۔ کہ مسلمانوں کو صبر و تحمل سے کام لینا پڑا۔ چنانچہ ایک عظیم الشان مثال صلح حدیبیہ کی ہے۔ کہ پندرہ سو مسلمانوں کی تلواریں میانوں میں مضطرب ہی رہ گئیں۔ اور ابو جندل کو پا بہ زنجیر پھر کفار کے حوالے کر دیا گیا۔ اس سے ☆

☆ بڑھ کر صبر و تحمل کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ اس ساری گفتگو کا ماحصل یہ ہے۔ کہ اسلام کا اصل اصول صبر و تحمل ہے۔ اور جہاد و قتال ایک استثنائی صورت ہے۔

مولوی عبد المنان صاحب عمر کے نام مکرم ناظر صاحب امور عامہ کا خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ☆ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرم مولوی صاحب!

آپ کا خط محررہ ۱۶ نومبر بنام ایڈیٹر روزنامہ "الفضل" ۱۹ نومبر کو یہاں موصول ہوا۔ قبل ازیں اس خط کا مضمون آپ کی طرف سے "کوہستان" راولپنڈی مورخہ ۱۴ نومبر اور "کوہستان" لاہور مورخہ ۱۲ نومبر میں شائع ہو چکا ہے۔ آپ کے اس خط کے جواب میں چند امور ذیل میں لکھ رہا ہوں :۔

آپ اس امر کو بخوبی سمجھتے ہوں گے کہ اگر آپ اپنی عقیدت اور اخلاص کے اظہار کے لئے ایسے خطوط لکھ رہے ہیں۔ تو اس کی اولین مخاطب خود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ امر میرے لئے حیرانگی کا موجب ہے۔ کہ آپ نے تادم تحریر یہ خط یا اس کی کوئی نقل حضور کی خدمت میں نہیں بھجوائی۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں۔ اگر اس خط کے نتیجے میں آپ نظام سلسلہ کی طرف سے کسی کارروائی کی توقع رکھتے ہیں۔ تو تب بھی ایسا کرنا ضروری تھا۔ کہ حضور کو سب سے پہلے یہ خط لکھا جاتا۔ یا کم از کم نظارت امور عامہ کو لکھا جاتا۔ لیکن اس کے برعکس آپ نے سلسلہ کے ایک شدید دشمن اخبار میں یہ خط شائع کروایا۔ اور ایک دفعہ نہیں دو دفعہ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی نیت اپنی براءت کرنا نہیں۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ہے۔ اب بھی آپ نے جو خط لکھا ہے۔ وہ "الفضل" کو لکھا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ آپ کے ایسے بے حیائی کے مظاہرے کے بعد "الفضل" آپ کا خط نہیں شائع کر سکتا۔ جب تک آپ یہ نہ بتائیں۔ کہ آپ نے کیوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط نہیں لکھا۔ اور کیوں سلسلہ کے شدید دشمن اخبار میں دو دفعہ اس خط کو شائع کرایا۔ جب تک آپ کا مضمون آپ کے دستخط سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یا امور عامہ میں نہیں آتا۔ سلسلہ اس کی طرف توجہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ اور نہ "الفضل" اسے چھاپے گا۔ میں اپنا خط آپ کو رجسٹری بھی بھجوا رہا ہوں۔ اور "الفضل" میں بھی چھپوا رہا ہوں۔ تاکہ آپ کو یہ عذر نہ رہے۔ کہ مجھے پتہ نہیں لگا۔

(خاکسار خادم حسین ناظر امور عامہ ربوہ)

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مختلف اہم شخصیتوں کی احمدیہ مشن میں آمد۔ اہم مذہبی موضوعات پر لیکچروں کا سلسلہ

اسلامی تعلیم کی برتری اور فضیلت کا اظہار

از مکرم اے لطیف صاحب پراچہ

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق جماعت احمدیہ لنڈن نے فیصلہ کیا کہ ہر اتوار کو مشن میں ایک اجلاس ہوا کرے جس میں دوسرے مذاہب کے پیرؤں کو بھی دعوت دی جائے۔ ان اجلاسوں میں چند ایسے مسائل پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ جن کے حل کرنے کے لئے اہل دانش لمبے عرصہ سے کوشاں ہیں۔ اور پھر ان مسائل کا حل اسلام اور احمدیت کی روشنی میں پیش کیا جاتا ہے۔ سوال و جواب کا موقعہ بھی دیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال ماہ ستمبر میں ان اجلاسوں کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

خوش قسمتی سے ان دنوں محترم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب لنڈن میں قیام فرما تھے۔ آپ نے از راہ شفقت جماعت کے نوجوانوں سے خطاب کرنا منظور فرمایا۔ نوجوانوں کو بعض قیمتی نصائح کیں۔ اور اس طرح ان جلسوں کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی کی تقریر سے ہوا ان جلسوں کی ہلکی سی جھلک ذیل میں ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے۔ کچھ عرصہ سے بی بی سی لنڈن میں ایک بحث کا سلسلہ جاری ہوا ہے جس کا موضوع "مذہب اور اخلاق" ہے۔

محترم مولود احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے اسی موضوع پر لیکچر سے ان اجلاسوں کا آغاز کیا۔ آپ کے لیکچر کے بعد حاضرین میں سے چند ایک نے سوالات کئے۔ جن کا محترم مولود صاحب نے تسلی بخش جواب دیا۔ بعد ازاں محترم میر عبد السلام صاحب نے اسی موضوع پر مزید روشنی ڈالی۔ اور فلسفیانہ رنگ میں اخلاق اور مذہب کے تعلق کو واضح کیا۔

بعد ازاں احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور آئندہ اجلاس کے لئے موضوع کے تعین کے لئے رائے طلب کی گئی۔ جس پر خاکسار نے موضوع تجویز کیا۔

"مذہب روحانی اور اخلاقی زندگی کے لئے کیوں ضروری ہے"۔

محترم امام صاحب نے آئندہ اجلاس کے لئے یہی موضوع مقرر فرمایا۔ آئندہ اتوار کو خوش قسمتی سے ڈاکٹر کرنل عطاء اللہ صاحب بھی ہم میں موجود تھے۔ ڈاکٹر صاحب محترم نے مندرجہ بالا موضوع پر اپنے خیالات سے جماعت کے نوجوانوں کو مستفید فرمایا۔ فاضل مہمان نے مذہب اور اخلاق دونوں کی علیحدہ علیحدہ نہایت پُرمغز اور دلچسپ تعریف فرمائی۔ اور بتایا کہ مذہب ہی وہ سرچشمہ ہے۔ جہاں سے اخلاق اور روحانیت کا دریا بہتا ہے۔ اور جس سے تشنہ روحیں سیراب ہوتی ہیں۔ محترم موصوف کی تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری ہوا۔ کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس سے اس مضمون کے کئی ایک مزید پہلو سامنے آئے۔

اس کے بعد چوہدری منیر احمد صاحب نے اسی موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں محترم مولود احمد صاحب نے کرنل صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کی ذات پاکستانی نوجوانوں کے لئے عموماً اور احمدی طلباء کے لئے خصوصاً ایک نمونہ ہے ہمت عزم اور بلند حوصلگی کا۔ آئندہ اجلاس میں بھی اسی موضوع پر لیکچر کا فیصلہ کیا گیا۔

آئندہ اتوار اس دور کا تیسرا اجلاس تھا جس کی صدارت محترم میر عبد السلام صاحب نے فرمائی۔ خاکسار نے مندرجہ بالا موضوع پر قرآن حکیم کی روشنی میں پیدائش انسانی کی غرض۔ اخلاق و روحانیت کی تعریف اور پھر مذہب سے اس کے تعلق کو ظاہر کرنے کی کوشش کی۔ جس کے بعد محترم میر صاحب نے تمام خیالات اور نتائج کا جائزہ لیتے ہوئے فلسفہ اور تاریخ سے ثابت کیا کہ صرف مذہب ہی عقلاً اور واقعۃً انسان کو اخلاقی قدروں سے روشناس کرانے کا موجب ہوا ہے۔

آئندہ اتوار اس ماہ کی آخری اور اس دور کی چوتھی میٹنگ ہوئی۔ جس میں افریقہ کے احمدی طالب علم محترم Modagir Abiola نے تقریر کی۔ برادرم موصوف نے افریقہ میں احمدیت اور اسلام کی ترقی اور تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے افریقہ کے حالات اور اہل افریقہ کی مذہب سے رغبت اور احمدیت اور اسلام سے دلچسپی بیان کی۔

جماعت احمدیہ کی علمی خدمات اور خصوصاً گولڈ کوسٹ میں احمدیہ کالج کا ذکر کیا۔ اور کالج کے احمدی پاکستانی اساتذہ کی تعریف کی۔ اس کے بعد آئندہ تقاریر کا ایک نیا سلسلہ جاری ہوا۔ جس میں لنڈن اور اس کے باہر کے پادریوں پارلیمنٹ کے ممبروں۔ لنڈن اور آکسفورڈ یونی ورسٹی کے پروفیسروں کو مشن میں آکر مختلف موضوعات پر تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ ان لیکچروں کا انتظام موقعہ اور حالات کے مطابق کبھی چائے پر احباب کو مدعو کر کے اور کبھی Dinner کا اہتمام کر کے ترتیب دیا جاتا ہے۔

لیکچروں کا یہ سلسلہ نہایت پُراثر اور مفید ثابت ہو رہا ہے۔ اس سے جہاں چرچوں کے پادری یونی ورسٹیوں کے پروفیسر اور حکومت برطانیہ کے افسران احمدیت اور اسلام سے روشناس ہوتے اور جماعت کے متعلق اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔ وہاں اپنے دوستوں اور خصوصاً طلباء کو مختلف سوالات کی صورت گراں قدر علمی فائدہ ہو رہا ہے

اس سلسلہ کا پہلا لیکچر ایک نہایت شاندار ڈنر پر پروفیسر Dr Supervey نے دیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لنڈن یونی ورسٹی کی نمایاں شخصیت ہیں

۲۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو Mr Driskell جو فری چرچ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور روٹری کلب کے ممبر ہیں چائے پر مدعو کئے گئے۔ ان کے ہمراہ پانچ اور اصحاب بھی تھے آپ نے Sonship of Jesus Christ of God پر اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا۔

محترم مولود احمد صاحب نے قرآن حکیم کی اس آیت لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ دو خداؤں کا وجود یقیناً فساد کا موجب ہوگا۔ اگر وہ اپنی آزادانہ طاقتوں کو استعمال کریں۔ اور اگر دوسری صورت میں وہ مفاہمت یا سمجھوتہ کر لیں تو اس کے معنے ہوئے کہ کسی ایک کو دوسرے کے نظام کی اتباع کرنی پڑے گی۔ اور کسی دوسرے کے نظام کی اتباع منافی ہے۔ خدا تعالےٰ کی صفات خود اختیاری مطلق الخالق اور قدرت کاملہ کے۔ اس لئے عقلاً یہ درست نہیں کہ دو خدا ہوں۔ دوسری دلیل محترم مولود صاحب نے یہ بیان فرمائی کہ ہمیشہ اولاد یا فرزند کا ہونا جانشینی کے لئے ہوا کرتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے غیر فانی ہونے کی صورت میں اس طرح کی جانشینی کی نہ ہی ضرورت ہے۔ اور نہ ہی عقلاً درست ہے

بعد ازاں میر عبد السلام صاحب نے ثابت کیا کہ بائیبل کی صحت مشکوک ہے۔ اس لئے اس پر کسی دعوے کی دلیل ٹھہرانا غلط ہے۔ ۱۲ فروری کو آکسفورڈ یونی ورسٹی کے پروفیسر Mr Hart تشریف لائے

آپ برطانیہ کے مشہور قانون دان ہیں آپ نے "سزائے موت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کئی بار مندرجہ بالا موضوع پر B.B.C. سے تقاریر نشر کر چکے ہیں۔ اور انگریزی پریس میں اکثر آپ کے مضمون شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے اس مضمون پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ مغربی ملکوں میں مختلف زمانوں اور وقتوں میں سزائے موت کو موقوف کر دینے کے لئے کیا کیا جدوجہد ہوتی رہی

اس کے بعد محترم مولود احمد خان صاحب نے اسلامی قانون میں سزائے موت اور اس کی شرائط اور اس میں موقعہ اور محل کے مطابق لچک۔ اسلامی قصاص وغیرہ کو واضح کیا۔ اور بتایا کہ اسلامی تعلیم آج بھی اس بارے میں بہترین حل پیش کرتی ہے

بعد ازاں چوہدری اعجاز نصر اللہ صاحب نے چند سوالات کئے۔ جن کی فاضل مقرر نے تشریح کی

۲۶ فروری کا اجلاس احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ہوا۔ جس کی صدارت محترم میر عبد السلام صاحب نے فرمائی۔ فاضل مقرر Mr Connon Jordine کا تعارف صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حاضرین سے کرایا۔ جس کے بعد صاحب موصوف نے "مسیحیت کے

تین عظیم تہوار کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس میں کیتھولک نظریہ کے مطابق مسیح کی صلیبی موت اس کا مر کر جی اٹھنا۔ اور آسمان پر چلے جانا کے عقیدے پر روشنی ڈالی۔ محترم سید عبد السلام صاحب نے اس بارے میں اسلامی تعلیم کو پیش فرمایا۔

Mr Crittendon کو ۱۱ مارچ کو مدعو تھے۔ آپ انٹر یونیورسٹی فیلوشپ آف لنڈن یونیورسٹی کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ آپ نے "مسیح نجات دہندہ" کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جس میں آپ نے بتایا۔ کہ مسیح کی لعنتی موت کے ذریعہ دنیا کی نجات ہوئی۔

مکرم مولود احمدؐ صاحب نے اس مسئلہ پر جماعت احمدیہ کے مسلک کی اسلامی نقطۂ نگاہ سے وضاحت فرمائی اور بتایا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں اتار لئے گئے۔ اور بعد ازاں بنی اسرائیل کے قبیلوں کی تلاش میں کشمیر تک جا پہنچے۔ جہاں پر ان کی وفات طبعی طریق پر ہوئی۔

محترم مولود صاحب نے اس نظریہ کی وضاحت دلائل سے ایسے طریق پر کی۔ کہ جہاں حاضرین اس سے بے حد متاثر ہوئے۔ وہاں فاضل مقرر بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکا کہ

If Ahmadya view of Jesus Christ death is correct then there is no more christianity. If Jesus did not die on the cross then whole christian faith loses its base and fallson the ground.

اردو ترجمہ:۔ اگر مسیحؑ کی وفات کے متعلق جماعت احمدیہ کا پیش کردہ نظریہ درست ہے۔ تو پھر عیسائیت کا وجود باقی نہیں رہتا۔ اگر فی الواقعہ مسیحؑ صلیب پر فوت نہیں ہوا۔ تو پھر عیسائی مذہب کی بنیاد ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کی تمام عمارت کا منہدم ہو جانا یقینی ہے۔

ان کے ہمراہ مختلف کالجوں کے طلبا بھی آئے ہوئے تھے۔ جن کے ساتھ دیر تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

Dr Fair Brain کو ۴ر اپریل کو مدعو کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی فیملی بھی شامل ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے "سائنس اور عیسائیت" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے بعد باہم علمی مذاکرہ ہوتا رہا۔ جس میں سید محمود احمدؐ صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؐ صاحب ملک عطاء الرحمٰن صاحب سابق مبلغ فرانس اور میاں داؤد احمدؐ صاحب نے نمایاں حصہ لیا۔

Professor Anderson کو ۸ر اپریل کو ڈنر پر مدعو کیا گیا۔ پروفیسر موصوف لنڈن یونیورسٹی میں شعبۂ قوانین شرق کے صدر ہیں۔ اور اسلامی قانون کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔

محترم مولود احمد صاحب نے پروفیسر موصوف کا تعارف کرواتے ہوئے ان کی کتاب Islamic Law in East Africa کا ذکر کیا جس میں مصنف نے قتل مرتد کے عقیدہ کو مسلمانوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ محترم مولود احمدؐ صاحب نے اس کی تردید کرتے ہوئے حریتِ ضمیر اور آزادیٔ تبدیل عقیدہ کے متعلق اسلامی تعلیم کو واضح فرمایا۔

اس پر پروفیسر موصوف نے کہا۔ کہ

I admit the Ahmadiyat is an intelligent interpretation of Islam.

کہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ احمدیت اسلام کی نہایت معقول شکل ہے۔

اس کے بعد پروفیسر موصوف نے "Resurrection of Jesus Christ" پر اپنے خیالات بیان کئے۔ انہوں نے نہایت عمدہ انداز میں اپنے خیالات عقیدہ اور اس کی صحت پر تقریر کی۔ جس کے بعد حاضرین میں سے میر محمود احمدؐ صاحب۔ میاں داؤد احمد صاحب اور محترم میر عبد السلام صاحب نے سوالات کئے۔

اس کے بعد مکرم مولود احمدؐ صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ کچھ نہ کچھ تعلق تو ہر انسان کا ہوتا ہے۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اور ہر شخص جو اس کی طرف جھکے اور اس سے کچھ مانگے۔ وہ اس کی جھولی میں کچھ نہ کچھ ضرور ڈال دیتا ہے۔ لیکن محض ایک وقت میں قبولیت دعا اس بات کی دلیل نہیں۔ کہ اس کے مذہبی عقائد یا اس کا Faith درست ہے۔ ہاں اگر قبولیت دعا کا مقابلہ ہو۔ تو مقابل کی صورت میں یقیناً خدا تعالیٰ کی نصرت حق کے ساتھ ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی محترم مولود احمدؐ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عیسائیت کو قبولیت دعا کے بارے میں چیلنج دینے کا ذکر فرمایا۔

Mr Bickesteth کو ۲۲ر اپریل کو تشریف لائے۔ آپ نے jesus christ as a prophet کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر Bickesteth چار سال تک ہندوستان میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے رہے ہیں۔

۳ر جون کو مسٹر کنگ کو مدعو کیا گیا۔ آپ "یونیسکو" کی تعلیمی کمیٹی کے صدر ہیں۔ آپ نے مشرقی اور مغربی اقدار کی نوعیت پر لیکچر دیا۔ اور بتایا۔ باہمی مفاہمت کے سلسلہ میں "یونیسکو" کیا کیا کوششیں کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک کوشش یہ ہے۔ کہ سکولوں کے نصاب کو اس طرح مرتب کیا جائے۔ کہ اس میں کسی قوم کے خلاف بچوں میں تعصب پیدا نہ ہو۔

محترم مولود احمدؐ صاحب نے اسلامی تعلیم میں بین الاقوامی مفاہمت پیدا کرنے کی تلقین اور اہمیت کو واضح کیا۔

۴ر جون کو حکومت برطانیہ کے ایک وزیر Mr. Enoch Powel کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا۔ آپ جنگ کے دوران فوج میں بریگیڈیر تھے۔ آپ چار سال تک ہندوستان میں مقیم رہے ہیں۔ اردو خوب جانتے ہیں۔ اور مولانا حالی سے متاثر بھی ہیں۔ اور ان کے مداح بھی اور مولانا کے کلام کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

آپ نے Parallalism between Islamic and British expansion کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد چودھری اعجاز نصر اللہ صاحب اور میر محمود احمدؐ صاحب نے چند سوالات کئے۔ جن کے فاضل مقرر نے تفصیلاً جواب دیئے۔

بعد ازاں میر عبد السلام صاحب نے واضح کیا کہ اسلام کی ترقی بغیر تلوار کے اور امن کے ساتھ ہوئی۔

مسلمان جب تک مسلمان رہے۔ ترقی کرتے رہے۔ اور تمام دنیا میں پھیلتے چلے گئے۔ انہیں کوئی طاقت نہ روک سکی۔ مگر کیا آج وہ مسلمان ہیں۔ اور اگر وہ نہیں۔ تو کسی کی بھی ہلکی سی جنبش انہیں گرا سکتی ہے۔

آخر میں احباب جماعت سے گذارش ہے۔ کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی باحسن خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمادے اور ہماری ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بزبان سندھی چھپ گئی

احباب سندھ کی طرف سے متواتر یہ مطالبہ ہوتا چلا آرہا تھا۔ کہ سندھی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت شائع کی جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر مکرم مولوی غلام احمدؐ صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مرتب فرمائی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے تمام اہم ضروری اور مشہور واقعات درج کرنے کے علاوہ سیرت کے پہلو کو بھی بیان فرمایا ہے۔

کتاب $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ کے ۲۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور سندھی زبان کی نہایت عمدہ ٹائپ میں چھپوائی گئی ہے۔ کتاب ایک ہزار چھپوائی گئی ہے۔ جو عمدہ طرز کی جلد سے مزین ہے۔ قیمت صرف ۱/۱۲/- روپیہ مقرر کی گئی ہے۔ (ڈاک خرچ علاوہ ہوگا) خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں کی جماعتیں توجہ فرمائیں۔ کتاب "احمدیہ منزل سکھر" کے پتہ سے مل سکتی ہے۔

تقرر امیر ضلع جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور

مکرم شیخ محمدؐ احمدؐ صاحب ایڈووکیٹ لائل پور کو امیر ضلع مقرر کیا گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

غلام محمدؐ اختر ناظر اعلیٰ

سوئٹزرلینڈ مشن کے پتہ میں تبدیلی

احباب کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب ہمارے سوئٹزرلینڈ مشن کا ایڈریس تبدیل ہو چکا ہے۔ اس لئے آئندہ جملہ خط و کتابت مندرجہ ذیل ایڈریس پر کی جایا کرے:۔

Ahmadiyya Muslim Mission
HERBSTWEG 77, ZURICH 11/50

(وکالت تبشیر)

درخواست ہائے دعا

(۱) ملک جلال الدین صاحب کی اہلیہ صاحبہ سمبڑیال میں بہت بیمار ہیں۔ چند دن ہوئے۔ ان پر لقوہ کا حملہ ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیزہ کی صحت و شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عبد العزیز۔

(۲) خاکسار کی والدہ سخت بیمار ہیں۔ گو پہلے کی نسبت کچھ آرام ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور درویشان قادیان سے خصوصاً دعا کی درخواست ہے۔ کہ وہ خاکسار کی والدہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمدؐ رمضان چغتائی کارکن تبشیر

مولوی محمد علی صاحب مبلغ فیروز پوری مرحوم

(از احمد علی سراج صاحب لاہور چھاؤنی)

والد بزرگوار مولوی محمد علی صاحب جو مبلغ صاحب کے نام سے بھی مشہور تھے مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ بعد از نماز مغرب انتقال فرما گئے۔

آپ پھلور ضلع جالندھر کے رہنے والے تھے۔ مگر زندگی کا بیشتر حصہ فیروز پور میں گذارا۔ ۱۹۱۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ اپنے خاندان میں واحد فرد تھے۔ جنہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ اور سارے خاندان نے ان کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ جسے انہوں نے بخوشی برداشت کیا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی مدد کی نہ صرف انہیں فیروز پور میں لے آیا۔ بلکہ ان کے دوسرے بھائی محمد حسین صاحب اور خادم حسین صاحب کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔

فیروز پور میں انہیں خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب جو ان دنوں فیروز پور آرسنل میں ہیڈ کلرک تھے کی صحبت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور قبلہ خانصاحب کی بدولت ہی والد صاحب مرحوم کو فیروز پور آرسنل میں روزگار ملا۔ ۱۹۵۰ء میں ریٹائر ہوئے قبلہ خانصاحب نے والد صاحب کو اپنے خاندان کے فرد کی طرح رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء والد صاحب مرحوم کو مرزا ناصر علی صاحب مرحوم اور پیر اکبر علی صاحب مرحوم کی صحبتوں میں بھی کافی عرصہ تک رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

والد صاحب مرحوم الفضل کے نامہ نگار بھی رہ چکے ہیں۔ فیروز پور میں الفضل کی ایجنسی بھی بلا کمیشن لے رکھی تھی۔ آپ شام کو آرسنل سے چھٹی ملتے ہی پہلے ریلوے سٹیشن پہنچتے۔ وہاں سے اخبار حاصل کرتے جب تک تمام دوستوں کو اخبار تقسیم نہ کر لیتے گھر نہ پہنچتے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے "الفضل کو روزانہ بنانے میں بھی ان کا حصہ ہے۔ والد صاحب نے الفضل کو روزنامہ جاری کرنے کی تحریک فرمائی تو ادارہ الفضل نے پہلے صفحے پر جو کھٹے میں ان کی تحریک شائع کرتے ہوئے احباب سے رائے طلب کی۔ دیگر دوستوں نے بھی ان کی تائید میں آراء بھیجیں چنانچہ اخبار روزانہ ہو گیا۔ والد صاحب کو تبلیغ کرنے کا بڑا شوق تھا۔ جہاں بھی کوئی جلسہ ہوتا۔ فوراً پہنچتے اور وہاں سے باقاعدہ نوٹ تحریر فرماتے۔ امیر صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد شام کو مسجد میں پہنچ کر جماعت میں بھی پیش کر دیتے۔ جہاں معترضین غلط بیانیوں سے کام لیتے۔ آپ فوراً ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش فرماتے اور ٹریکٹ کی صورت میں کئی بار جواب شائع کر سکتے۔ کئی دفعہ مقامی امیر صاحب ٹریکٹ شائع کرنے کی اجازت نہ دینے سے معذوری ظاہر کرتے تو آپ امیر صاحب سے اجازت حاصل کرنے کے لئے ایسے رنگ میں منت سماجت کرتے کہ گویا ان کا ذاتی کام ہے۔

اجازت ملنے پر جماعت کے ہر فرد کے گھر پہنچتے اور چندہ اکٹھا کرتے اگر رقم کم نکلتی تو باقی رقم اپنی طرف سے ڈال کر ٹریکٹ شائع کر دیتے تھے۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر آپ میلوں میل پیدل دیہات میں جاتے اور وہاں تبلیغ کے فرائض انجام دیتے۔ ان خدمات کے پیش نظر آپ کو مبلغ صاحب کے نام سے پکارا جانے لگا۔

قیام پاکستان کے بعد لاہور چھاؤنی میں سکونت پذیر ہوئے۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑے پابند تھے۔ چھاؤنی کی جماعت کے امام الصلوٰۃ تھے۔ اور سیکرٹری تبلیغ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ عالیہ کے احکام کی سختی سے پابندی کرتے۔

بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ والد صاحب مرحوم کے بلند درجات کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

درخواست دعا

بندہ کے والد بزرگوار منشی عبد الکریم صاحب جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں کا ENLARGE PROSTATE کا اپریشن ہوا ہے۔ اور وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد المجید مالک۔ مجید اینڈ کمپنی
سوداگران اسلحہ۔ نیلہ گنبد لاہور

نوٹ:۔ مکرم عبد المجید صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے اعانت الفضل کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر الفضل)

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۵۶ء

قرآن کریم میں ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا کی طرف سے یہ حکم ملا تھا۔ واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق (الحج) کہ اے ابراہیم لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ خانہ کعبہ کا حج کریں۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ تیرے پاس پا پیادہ اور دور دراز سے بحالت سواری پہنچیں گے۔ اس اعلان کی یہ برکت ہے۔ کہ ہر سال ہزاروں۔ لاکھوں لوگ مختلف اسلامی ممالک سے حج کے لئے جاتے ہیں اور خدا کی باتوں کی تصدیق ہوتی ہے۔

اس زمانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "ابراہیم" کہا گیا ہے۔ چنانچہ یہ الہامی عبارت ہے "سلام علی ابراھیم۔ صافیناہ ونجیناہ من الغم تفردنا بذالک فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی۔ یعنی ابراہیم پر سلام۔ ہم نے اسکو خالص کیا اور غم سے نجات دی۔ ہم نے ہی یہ کام کیا۔ سو تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو۔ یعنی رسول کریم کا طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے۔ اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کریں۔ اور اس پر چلیں۔ (تذکرہ ص۱۱۰)

اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ظاہر ہے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ربوہ میں ۲۶، ۲۷، ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کو جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ خود بھی تشریف لائیں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی ساتھ لادیں۔ اور فائدہ اٹھادیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۲۲۹ م $\frac{}{26.2.56}$ کے مطابق اپنے دفاتر میں محرروں کی تقرری کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا ہوا ہے جس کے ممبران حسب ذیل ہیں۔

۱۔ میاں غلام محمد صاحب اختر (ناظر اعلیٰ ثانی)۔ چیئرمین
۲۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب بار ایٹ لاء لاہور۔ ممبر
۳۔ شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ لائل پور۔ ممبر
۴۔ خاکسار عبد الحق رامہ۔ (ناظر بیت المال) سکرٹری

یہ کمیشن تحریری امتحان اور انٹرویو کے ذریعہ امیدواران کا انتخاب کرتا ہے۔ جب تک کوئی شخص اس کمیشن کا امتحان پاس نہ کرے اسے مقرر نہیں کیا جاتا۔ اگر کسی فوری ضرورت کے تحت عارضی طور پر کسی محرر کو رکھ لیا جاوے تو جب تک وہ کمیشن کا امتحان پاس نہ کرے۔ اسے مستقل نہیں کیا جاتا۔ (سکرٹری کمیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی

حضور کے خطبہ جمعہ مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۵۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ حالات کے متعلق پیشگوئی کا ذکر پڑھ کر ایک دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے۔

"دل میں جوش اٹھا اور تحریک ہوئی کہ کاش یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بھی "تذکرہ" کی اشاعت میں چھپ جائے"۔

یہ پیشگوئی تذکرہ کے نئے ایڈیشن میں چھپ چکی ہے۔ اور تقریباً سو صفحات ایسے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ الہامات اور رؤیا اور کشوف درج کئے گئے ہیں۔ جو تذکرہ کے پہلے ایڈیشن میں موجود نہیں۔

(خاکسار:۔ جلال الدین شمس)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

جماعت کے ہر فرد بچہ۔ جوان۔ بوڑھا، مرد، عورت امیر و غریب سے وعدہ لیا جائے

تحریک جدید کے سال ۲۳ اور ۱۳ کے وعدوں کا مطالبہ ۲۶ اکتوبر کو ایک خطبے کے ذریعے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا جس کو ۲۲ نومبر تک ۲۶ دن ہو گئے ہیں۔ اس عرصہ میں تحریک جدید دفتر اوّل و دوم کے وعدوں کی مقدار جو حضور کے پیش ہو چکی ہے جس کی اطلاع بھی دفتر کر چکا ہے وہ تسلی بخش نہیں ہے بلکہ گذشتہ سال کے وعدوں کے مقابلے میں بھی آج بہت کمی ہے اگرچہ بعض شہری یا زمیندار جماعتوں کی طرف سے اطلاع موصول ہو رہی ہیں کہ لسٹ تیار ہو رہی ہے انشاء اللہ مکمل کر کے جلد بھجوا دیں گے۔

مگر شہری جماعتوں کو چاہئیے تھا کہ وہ قسط وار اپنی لسٹ جس قدر تیار ہو جاتی ساتھ کے ساتھ بھیجتے جاتے جہاں تک کہ دسمبر کے پہلے عشرے یا پندرہ دسمبر تک ان کے دفتر اول اور دوم کی فہرست تکمیل پا جاتی۔ اب بھی جماعتوں کو چاہئیے کہ اس پر عمل کریں۔

اس وقت تک جو فہرستیں تحریک جدید کے دفتر میں پہنچ چکی ہیں ان سے واضح ہو رہا ہے کہ اکثر جماعتوں نے اپنی جماعت کے افراد کے مکمل پتے نہیں لکھے۔ اور نہ ہی وقت ادائیگی معین کیا ہے۔

اس کے علاوہ دفتر دوم میں اکثر احباب کے وعدے ان کی موجودہ ماہوار آمد سے جو انہوں نے اپنے وعدے کے ساتھ لکھوائی ہے وعدوں کی نسبت تسلی بخش نہیں۔ موعودہ رقم کا وعدہ بعض احباب کا ان کی آمد کے مقابلے میں اگر کسی کی آمد ہزار گیارہ سو ہے تو دس یا پندرہ وعدہ ہے۔ جس کی آمد سو یا دو سو ہے اس کا وعدہ پانچ یا چھ ہے۔

حضور ایدہ اللہ خدام الاحمدیہ کے لئے فرما چکے ہیں کہ خدام گھر بہ گھر پھر کر وعدے لیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کم از کم ہر شخص کی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ وعدہ ہونا چاہیئے۔ یعنی ہزار روپے آمد والے کا وعدہ ۲۰۰/- روپے ایک سو آمد والے کا وعدہ ۲۰/- روپے علیٰ ہذا القیاس۔

معلوم ہوتا ہے کہ خدام حضرت اقدس کے اس ارشاد کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ ورنہ دفتر دوم کے ان کے وعدے اضافے سے ہوتے۔ ذیل میں حضور کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

فرمایا "تمہارے اندر ایمان پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہو گا۔ یہ سلسلہ پر ظلم ہو گا۔ یہ تقویٰ اور ایمان پر ظلم ہو گا۔

پس باوجود اس کے کہ ہم پر زیادہ بوجھ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔

جماعتیں اپنے وعدوں کی لسٹیں فوری مرکز میں ارسال فرمائیں تاکہ وقت کے اندر وعدے مرکز میں پہنچ جائیں

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ایک مفید تجویز اور اس کے متعلق مجالس انصار اللہ سے مشورہ

مکرم چوہدری فہیم احمد صاحب ساکن پوہلا مہاراں نے محترم نائب صدر مجلس انصار اللہ کی خدمت میں یہ تجویز بھجوائی ہے کہ ہر ایک ایک حلقہ مقرر کر کے وہاں پر انصار اللہ کا عام اجتماع کیا جائے جس میں مرکزی کارکن شمولیت کر کے تحریک انصار اللہ کو زیادہ سے زیادہ سرگرم بنانے کی کوشش کیا کریں۔

چوہدری صاحب موصوف کی یہ تجویز مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے زیر غور ہے۔ دیگر مجالس بھی اس بارے میں اپنی اپنی آراء سے جلد مطلع فرمائیں تاکہ پروگرام بناتے وقت ان کے حلقہ کو بھی مدنظر رکھا جا سکے۔

قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

نماز میں حضور و سوز پیدا کرنے کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی فرمایا:۔ "موت کو یاد رکھو یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے۔ اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھ دیتا ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے کیا ایسے وقت میں انسان گنہگاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے۔"

ناظر اصلاح و ارشاد

محررین کی فوری ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواست حسب ذیل کوائف کے مطابق دو دسمبر ۱۹۵۶ء تک ناظر بیت المال کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز امتحان و انٹرویو کے لئے ۲ دسمبر کو بوقت ۹ بجے صبح نظارت بیت المال میں پہنچ جائیں (جملہ امیدواروں کے لئے کاغذ قلم دوات کو اپنے ہمراہ لانا ضروری ہے)

آسامی خالی ہونے پر پاس شدہ امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی جنہیں امتحانی زمانہ میں ۵۰/- روپے تنخواہ اور ۲۰/- روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر متعلقہ کی سفارش پر ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے جو امیدوار اس وقت مختلف نظارتوں میں کام کر رہے ہیں اور انہوں نے کمیشن کا امتحان پاس نہیں کیا۔ ان کے لئے بھی درخواست کا دینا ضروری ہے۔ درخواست دہندہ کے لئے مولوی فاضل یا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ورنہ درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(۱) نام امیدوار۔
(۲) ولدیت۔
(۳) تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ
(۴) تاریخ پیدائش مع حوالہ سند
(۵) سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو۔
(۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
(۷) سابقہ چال چلن۔ دیانت و اخلاص اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور خدام الاحمدیہ کی تصدیق
(۸) بزرگان سلسلہ کی سفارش
(۹) متفرق قابل ذکر امور

(سیکرٹری کمیشن)

ضروری اعلان

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ کے حالات جمع کر کے "اصحاب احمدؑ" کے نام سے کتابی صورت میں شائع کرنے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ ملک صاحب موصوف کی محنت قابل قدر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب ان صحابہؓ کے حالات پڑھ کر خاص روحانی لذت محسوس کریں گے جس سے ایمان میں تازگی پیدا ہو گی۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات پر مشتمل کتاب ۶۸۴ صفحات کی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک کے لکھے ہوئے خطوط کا عکس بھی ہے پاکستانی احمدیوں کی سہولت کے لئے قادیان سے اس کے چند نسخے منگوائے گئے ہیں۔ احباب چھ روپے فی کاپی کے حساب سے قیمت بھیج کر نظارت ہذا سے حاصل کر سکتے ہیں۔ محصول ڈاک اس کے علاوہ ہو گا۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

احادیث الاخلاق

مکتبہ خدام الاحمدیہ نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ کتاب اپنی نوعیت کے لحاظ سے مفید اور ضروری احادیث پر مشتمل ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر استفادہ حاصل کریں

مجلد قیمت ایک روپیہ۔ بغیر جلد قیمت ۱۲/

مکتبہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست دعا: خاکسار کی بھتیجی عزیزہ رقیہ کو ثر بنت ماسٹر محمد انور صاحب [illegible] ضلع شیخوپورہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں [illegible] درخواست دعا ہے۔

عبدالحق شاکر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ

تقرر عہدہ داران جماعت احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر تا اپریل ۵۹ء منظور کیا جاتا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

	نام	عہدہ	جماعت
۱	نیاز احمد صاحب عارف	پریذیڈنٹ	پنڈ بھیگوال۔ راولپنڈی
۲	مولوی جلال الدین صاحب	سکرٹری اصلاح ارشاد تعلیم	ر
۳	سید محمد صاحب	ر مال	ر
۴	گل محمد صاحب	امین	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولوی محمد عمر صاحب	سکرٹری امور عامہ خارجہ	ڈھاکہ

	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولوی فضل احمد صاحب	پریذیڈنٹ	بھلوال ضلع سرگودھا
۲	چوہدری محمد اشرف صاحب	سکرٹری اصلاح وارشاد	ر
۳	عبدالعزیز خانصاحب	ر مال	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ماسٹر محمد رمضان صاحب	سکرٹری مال۔ وصایا	گھیانہ ضلع جھنگ
۲	بابو عبدالحکیم صاحب	آڈیٹر	ر
۳	چوہدری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار	سکرٹری ضیافت	ر
۴	مولوی احمد دین صاحب	سکرٹری اصلاح وارشاد تعلیم	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عزیز احمد صاحب	پریذیڈنٹ	ظفر آباد اسٹیٹ
۲	عبداللطیف خانصاحب اکونٹنٹ	سیکرٹری مال	ر
۳	مولوی ناصر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ تعلیم	ر
۴	منشی غلام احمد صاحب	سیکرٹری زراعت	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	میر اللہ بخش صاحب تسنیم	پریذیڈنٹ	تلونڈی راہوالی۔ گوجرانوالہ
۲	میاں محمد اسمٰعیل صاحب	سیکرٹری مال	ر
۳	میاں غلام دین صاحب	ر تعلیم	ر
۴	میر عبدالحمید صاحب	ر اصلاح وارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	محمد حسین صاحب	پریذیڈنٹ	جھنگ شہر
۲	چوہدری مشتاق احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر
۳	چوہدری محمد مختار صاحب	ر تعلیم۔ زراعت	ر
۴	ڈاکٹر محمد زاہد صاحب	ر مال	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	خانزادہ امیر اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ	اسماعیلہ ضلع مردان
۲	حکیم محمد رفیق صاحب کھوکھر	سکرٹری مال وجنرل سیکرٹری	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید منور شاہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۱۶ جنوبی۔ سرگودھا
۲	سید فضل شاہ صاحب	سکرٹری مال	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱ گلزار ضلع ملتان
۲	غلام حسین صاحب	سیکرٹری مال۔ محاسب	ر
۳	نقیر محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	سید عبیداللہ صاحب	پریذیڈنٹ	چک جھمرہ۔ لائل پور
۲	محمد انور صاحب کمشن ایجنٹ	سیکرٹری مال	ر
۳	خالد سیف اللہ صاحب	جنرل سیکرٹری	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۴	عبدالغنی صاحب	محصل وسیکرٹری تعلیم	چک جھمرہ ضلع لائل پور
۵	مظفر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عبدالحفیظ صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی	سیکرٹری امور عامہ وخارجہ	ملتان شہر
۲	چوہدری عبدالرحیم صاحب	سیکرٹری ضیافت	ر
۳	سیٹھ اللہ جوایا صاحب	آڈیٹر	ر
۴	چوہدری عبدالرزاق صاحب	امین	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	عبداللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲/T-5 ضلع سرگودھا
۲	چوہدری محمد علی صاحب	سیکرٹری مال	ر
۳	چوہدری عطاء اللہ خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	ر
۴	چوہدری عبدالحمید صاحب	سیکرٹری اصلاح ارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	خان عبدالرحیم صاحب	پریذیڈنٹ	شاہ پور خاص
۲	ملک سلطان محمود صاحب	سیکرٹری مال	ر
۳	مرزا امتیاز احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	بابو محمد دین صاحب	سیکرٹری مال	سعد اللہ پور ضلع گجرات
۲	ملک غلام مصطفےٰ صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر
۳	محمد ہاشم صاحب	سیکرٹری امور عامہ	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	دوست محمد صاحب	پریذیڈنٹ	ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا
۲	صالح محمد صاحب	سیکرٹری مال وامام الصلوٰۃ	ر
۳	میاں احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری عبدالحق صاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری امور عامہ	لودھراں ضلع ملتان
۲	محمد موسیٰ صاحب	سیکرٹری مال	ر
۳	مولوی محمد سلیم صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر
۴	عاشق محمد خانصاحب	آڈیٹر	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ	پریذیڈنٹ	مانسہرہ
۲	مولوی محمد عمر خانصاحب اپیل نویس	سیکرٹری مال وامور عامہ	ر
۳	حکیم عبدالواحد صاحب	سیکرٹری تعلیم	ر
۴	جمعدار نعمت اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری دولت خانصاحب	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	چک ۹۴ ضلع جھنگ
۲	چوہدری علی محمد صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد تعلیم	ر
۳	مولوی عبدالمنان صاحب	امام الصلوٰۃ	ر

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری غلام نبی صاحب	پریذیڈنٹ	گوٹھ امام بخش صاحب ضلع نواب شاہ سندھ
۲	چوہدری علاؤالدین صاحب	سیکرٹری مال	ر
۳	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	سیکرٹری تعلیم	ر

درخواستہائے دعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ قریباً ۲۰ یوم سے زیادہ بیمار ہیں۔ درمیان میں افاقہ ہوگیا تھا اب پھر بیماری میں زیادتی ہوگئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ

(۲) عزیزم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ مع اہل وعیال قریباً ۷ سال کے بعد واپس آرہے ہیں۔ احباب وصحابہ کرام اور درویشان ان کے بخیریت پاکستان پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم صاحب شرما قادیانی ربوہ

اگر حملہ آور مصر سے اپنی فوجیں نہ ہٹائیں تو اقوام متحدہ کو طاقت استعمال کرنی چاہیئے

اقوام متحدہ سے مصری وزیر خارجہ محمود فوزی کا مطالبہ

نیویارک ۲۶ نومبر۔ مصری وزیر خارجہ جناب محمود فوزی نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ اگر برطانیہ فرانس اور اسرائیل مصر کی سرزمین سے فوراً اپنی فوجیں نہ ہٹائیں۔ تو وہ ان کے خلاف طاقت استعمال کرے۔ یہ مطالبہ انہوں نے کل نیویارک میں ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں کیا ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ نہر سویز کو صاف کرنے کا کام اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ حملہ آور فوجیں مصر سے واپس نہ چلی جائیں۔ ادھر لندن میں برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر گیٹسکل نے کہا ہے کہ فوجیں ہٹانے کے بارے میں برطانیہ اور فرانس کے انکار کی وجہ سے نہر سویز کو صاف کرنے کے کام میں سخت تاخیر واقع ہو رہی ہے۔ جو تمام ملکوں کے لئے انتہائی تشویش کا موجب ہے۔ انہوں نے فوجوں کی غیر مشروط واپسی پر زور دیا۔ انہوں نے مصر میں فوجیں رکھنے سے متعلق حکومت برطانیہ کی موجودہ پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی۔

روسی اسلحہ کثیر تعداد میں شام پہنچ رہا ہے

بغداد ۲۶ نومبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ روسی ہتھیار کثیر تعداد میں شام پہنچ رہے ہیں۔ ان میں ٹینک اور جیٹ بمبار طیارے بھی شامل ہیں۔ نیز آجکل روسی ماہر شامی فوجوں کو تربیت دے رہے ہیں تاکہ وہ روسی اسلحہ آسانی سے استعمال کر سکیں۔

دعائے مغفرت

چوہدری کرم الدین صاحب اکرم مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۶ء کو لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک تھے اور ہر ایک سے حسن اخلاق سے پیش آتے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین (محمود احمد مرزا۔ لاہور)

ہیمرشولڈ کو نہر سویز صاف کرانے کا مکمل اختیار دے دیا گیا

جنرل اسمبلی نے مصر سے فوجیں ہٹانے اور نہر صاف کرنے کے متعلق قرارداد منظور کر لی

لندن ۲۶ نومبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کل ۲۱ ایشیائی افریقی ملکوں کی وہ قرارداد کثرت رائے سے منظور کر لی ہے جس میں برطانیہ۔ فرانس اور اسرائیل کو فی الفور اپنی فوجیں مصر سے ہٹانے کو کہا گیا ہے۔

اس قرارداد کے حق میں ۶۳ اور خلاف پانچ ملکوں نے ووٹ دیا۔ دس ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ برطانیہ۔ فرانس۔ اسرائیل نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا نے قرارداد کے خلاف ووٹ دئیے۔ امریکہ اور روس ان ملکوں میں شامل ہیں جنہوں نے اس قرارداد کی حمایت کی۔

جنرل اسمبلی نے ایک اور قرارداد کے ذریعے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ نہر سویز کو جلد از جلد صاف کرنے کے بارے میں اقدامات کریں۔ سیکرٹری جنرل نے اس سلسلہ میں اپنی امداد کے لئے تین ماہر بھی مقرر کر دیئے ہیں۔

مصر کے لئے اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج کے کمانڈر جنرل برنز کل بذریعہ ہوائی جہاز پورٹ سعید پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے برطانوی و فرانسیسی فوجوں کے مقامی کمانڈر جنرل ہال اور قبرص میں مشترکہ فوجوں کے کمانڈر انچیف فیلڈ مارشل کیٹلی سے ملاقات کی۔

پورٹ سعید کے برطانوی و فرانسیسی فوجوں کے مشترکہ کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ برطانوی فوج کی ایک بٹالین کل پورٹ سعید سے قبرص روانہ ہو گئی ہے۔ فرانسیسی سرکاری ذرائع نے بھی کل اپنی ایک تہائی فوج ہٹا دینے کا اعلان کیا ہے۔ ادھر تل ابیب کی ایک اطلاع کے مطابق اسرائیلی حکومت نے صحرائے سینا سے دو پیادہ بریگیڈ کے برابر اپنی فوج ہٹا لینے کا اعلان کیا ہے۔

پورٹ سعید میں تین ہزار مصری ہلاک

پورٹ سعید ۲۶ نومبر۔ پورٹ سعید میں مصری فوجوں کے کمانڈر نے بتایا ہے کہ پورٹ سعید میں برطانوی فوجیں اترنے کے دوران تین ہزار مصری ہلاک اور آٹھ سو زخمی ہوئے

اینگلو فرانسیسی باشندوں کو مصر سے چلے جانے کا حکم

پیرس ۲۶ نومبر۔ فرانس کی نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی "ایجنسی فرانس پریس" کی اطلاع کے مطابق حکومت مصر نے مصر میں مقیم برطانوی فرانسیسی باشندوں سے کہا ہے کہ وہ ملک سے چلے جائیں ورنہ انہیں نظر بند کر دیا جائے گا۔

بس کے حادثہ میں ۱۹ زخمی

ملتان ۲۶ نومبر کل ڈہاڑی کے نزدیک ایک مسافر بس کو میاں چنوں سے ڈہاڑی جاتے ہوئے حادثہ پیش آگیا۔ جس میں ۱۹ اشخاص زخمی ہو گئے مجروحین میں سے بعض کی حالت تشویشناک بیان کی جاتی ہے حادثہ ڈہاڑی سے چھ میل کے فاصلہ پر پیش آیا جبکہ بس بے قابو ہو گئی۔ ڈرائیور اسے سنبھال نہ سکا اور یہ الٹ گئی۔ مجروحین کو فوراً ڈہاڑی ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔

پاکستان اور ایران کے درمیان ارزاں فضائی سروس

کراچی ۲۶ نومبر۔ پاکستان میں ایرانی سفیر میجر جنرل نادر بلاماں خلجی نے کل یہاں انکشاف کیا کہ عنقریب پاکستان اور ایران کے درمیان ارزاں فضائی سروس جاری کر دی جائے گی۔ اس بارہ میں [illegible] دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے جو جلد ختم اور مکمل ہو جائے گی۔ ایرانی سفیر ایک پاک ایرانی ثقافتی انجمن کے مرکز میں ایک منتخب اجتماع کے سامنے تقریر کر رہے تھے۔

سعودی عرب کے فوجی افسر عمان پہنچ گئے

عمان ۲۶ نومبر۔ حکومت سعودی عرب کے بعض فوجی افسر آج اردن کے دارالحکومت عمان پہنچے مصر۔ شام۔ اردن [illegible] کی فوجوں کی جو مشترکہ کمان مقرر کی گئی ہے یہ فوجی اسی کا حصہ ہیں۔ یہ بات اب پہلی بار سامنے آئی ہے کہ ان چاروں ممالک نے مشترکہ فوجی کمان مقرر کی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کچھ عرصہ سے بیمار رہتا ہے قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین
(چوہدری) افزل دارالصدر غربی ربوہ